9-10-2003

آج کل

شاہی امام اور سدرشن
بال ٹھاکرے کیوں نہیں؟

جمہوری نظام میں ہر شخص کو مکمل اختیار اور آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے آزاد شہری حقوق کا استعمال کرتے ہوئے سماج میں انفرادی واجتماعی حیثیت سے قوم، فرقہ، سماج اور طبقے کی فلاح و بہبود کے لئے آزادانہ طور سے کام کرے۔ لیکن کبھی کبھی جمہوری حقوق کی آزادی کا اتنا غلط استعمال ہو جاتا ہے کہ کوا بھی ہنس کی چال چل کر اپنی حیثیت منوانے کی مذموم کوشش کرنے لگ جاتا ہے۔ ممبئی شہر میں اس قسم کی چال تقریباً ہر دور میں چلی گئی ہے خواہ وہ سیاست دان ہو، سماجی مصلح ہوں یا مذہبی شخصیات، لیکن ضابطہ یہ ہے کہ جو جس میدان کا کھلاڑی ہو اسی میدان میں کھیلے تو اس کی کامیابی کے امکانات روشن ہوتے ہیں اور اگر وہ اپنا میدان چھوڑ دوسروں کے میدان میں گھس کر تیس مار خان بنے تو ذلت آمیز شکست اور رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

آج کل ممبئی میں دانشوروں کی ایک ٹیم مسلم فار سیکولر ڈیموکریسی کے نام سے میدان میں آئی ہے حالانکہ کم و بیش ان ہی لوگوں نے لوگ اس سے قبل "امید" نامی تنظیم بنا کر مسلمانوں کی ابتر حالت بالخصوص مسلم طلباء کیلئے کام کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مگر وہ "امید" نا امیدی کا شکار ہو گئی اور اب وہ مسلم فار ڈیموکریسی کے نام سے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے نکلے ہیں ان مسلم دانشوروں نے اپنی پہلی ہی میٹنگ میں علماء کرام کو نشانہ بناتے ہوئے دور جدید کے تقاضوں کے تحت اسلامی اصول مرتب کرنے کی بات کہی ہے ہندو فرقہ پرستوں اور مسلم انتہا پسندوں کے خلاف لڑنے کے عزم کو دہرایا ہے۔ یکساں سول کوڈ کا ڈرافٹ تیار کرنے، آبادی پر کنٹرول، اذان کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال، سڑک پر نماز پڑھنے اور بقر عید کے دوران ہاؤسنگ کالونیوں میں بکرے ذبح کرنے سے روکنے کے سلسلے میں یہ تنظیم کام کرے گی۔ ان کا یہ مشن کیا علماء کرام کے لئے چیلنج نہیں ہے۔ بہر حال یہ معاملہ ہم علماء پر چھوڑ دیتے ہیں حال ہی میں شاہی امام ممبئی آئے تھے انہوں نے بیان دیا تھا کہ ۱۱ ستمبر کے ہوائی حملے میں مارے گئے امریکی باشندوں کی موت پر انہیں افسوس نہیں کیونکہ امریکہ نے فلسطین، افغانستان، عراق اور دیگر ملکوں میں مارے جانے والے مسلمانوں کی موت پر کبھی افسوس ظاہر نہیں کیا۔ اسی طرح آر ایس ایس چیف نے ناگپور میں دسہرہ ریلی میں تقریر کرتے ہوئے بیسٹ بیکری کیس کو درست بتاتے ہوئے انسانی حقوق کمیشن پر تنقید کی تھی۔ شاہی امام اور سدرشن کے بیان پر مسلم فار سیکولر ڈیموکریسی نے سخت اعتراضات اٹھائے ہیں اور دونوں کو ایک ہی زمرے میں لا کھڑا کیا ہے ہم اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتے مگر مذکورہ تنظیم کے سبھی عہدیداران ممبئی کے رہنے والے ہیں دسہرہ کے دن انہوں نے شیواجی پارک میں بال ٹھاکرے کی تقریر بھی ٹی وی پر سنی اور اخباروں میں پڑھی ہو گی کیا ٹھاکرے کا بیان قابل اعتراض نہیں تھا۔ اگر شاہی امام اور سدرشن کے بیانات قابل اعتراض ہیں تو پھر بال ٹھاکرے کیوں نہیں؟ انہیں کیوں بخش دیا گیا۔ کیا ان سے قربت ہے دوستی ہے یا کوئی معاہدہ؟ حق بات کہنی ہے تو اس میں تضاد کیوں؟ اگر مسلم تنظیم برائے سیکولر جمہوریت مسلمانوں کو قومی دھارے میں شامل کرنے برادران وطن کے ساتھ باہمی ملاپ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ سن لیں کہ باندرہ میں ایئر کنڈیشن کمروں اور دفتروں میں بیٹھ کر اس شہر کے مسلمانوں کے حالات کی عکاسی نہیں کی جا سکتی۔ جھگی جھونپڑیوں میں جا کر دیکھو ہندو مسلمان کس طرح مل جل کر رہتے ہیں ایک دوسرے کے تہوار میں شامل ہوتے ہیں مسلمان ملک کے قومی دھارے میں شامل ہے یہ اور بات ہے کہ تنگ نظر سیاستدانوں اور جدید نظریات رکھنے والے مسلمانوں کا شکار بنے رہے ہیں اس کے باوجود وہ رشتوں کی پہچان بنائے ہوئے ہیں بی جے پی اور سنگھ پریوار کا جو ایجنڈا ہے انہیں باتوں کو اس تنظیم نے دہرا دیا ہے جس پر سوائے افسوس کرنے کے ہم اور کچھ نہیں کر سکتے۔

● ——— ف ۔ ا